سوال

(51) چرس کی رقم اور مفتی صاحب کا فتویٰ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بریڈفورڈ سے سلیم خاں لکھتے ہیں :

آج کل چرس 'افیون اور ہیروئن (پاؤڈر) کا کاروبار زوروں پر ہے اور اس ضمن میں کئی لوگوں نے کافی رقوم بھی کمائی ہیں۔ ایسے ہی ایک شخص نے گزشتہ دنوں پاؤڈر بیچ کر کافی رقم کمائی اور پھر اس رقم سے چند لاکھ روپے مسجد کے لئے دینے کا وعدہ کیا۔ اس پر لوگوں میں کچھ بحث مباحثہ بھی ہوا۔ جس کے نتیجے میں سنا ہے ایک مفتی صاحب نے فتویٰ دیا ہے کہ اس آدمی سے یہ رقم لے کر مسجد بنانا جائز ہے۔ تو براہ کرم قرآن و حدیث کی روشنی میں رہ نمائی فرما دیں کہ کیا ایسے کاروبار سے حاصل شدہ رقم دین کے کاموں خصوصاً مسجد کی تعمیر میں استعمال کرنی جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

چرس اور افیون کا کاروبار ہو یا کسی دوسرے حرام طریقے سے کمائی ہوئی دولت ہو ایسی رقم اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا نہ کوئی فائدہ ہے اور نہ اجر وثواب اور حرام مال پلید ہوتا ہے اور اللہ پلید مال کو ناپسند کرتا ہے اور نہ قبول اس لئے مسجد کی تعمیر کے سلسلے میں اگر علم ہو کہ یہ مال حرام کی کمائی کا ہے تو اسے تعمیر مسجد میں استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ حدیث شریف میں ہے۔

''ان اللہ طیب لا یقبل الا طیبا'' (مسلم مترجم ج ۳ کتاب الذکاۃ باب بیان ان اسم الصدقۃ یقع علی کل نوع من المعروف ص ۴۳)

''اللہ پاک ہے اور پاکیزہ چیز ہی پسند کرتا ہے۔''

مساجد کی تعمیر میں حلال مال کا اہتمام انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ اس سلسلے میں اسلام سے پہلے کفار مکہ نے بھی بیت اللہ کی تعمیر کے وقت پورا اہتمام کیا تھا کہ اس کی تعمیر میں حلال مال خرچ ہوا اور جب ان کے پاس حلال مال کی کمائی واقع ہوگئی تو اتنی جگہ انہوں نے خالی چھوڑ دی جو اب بھی خالی ہے اور حطیم کہلاتی ہے۔

جن مفتی صاحب نے حرام مال سے مسجد تعمیر کرنے کو جائز قرار دیا ہے اگر وہ قرآن وحدیث کے دلائل تحریر فرما دیں تو شاید ہمیں بھی فائدہ ہوگا اور ہمارے ناقص علم میں اضافہ بھی ہو جائے گا۔ بہر حال ہمیں قرآن وحدیث یا بزرگان دین کے اقوال سے ایسی کوئی دلیل نہیں مل کہ ہم اسے جائز قرار دے سکیں۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص156

محدث فتویٰ